سوال

(90)اگر کوئی شادی کے بعد مقررہ مدت تک طلاق دینے کی نیت سے نکاح کرے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں بیرون ملک پڑھائی کی غرض سے سفر کررہا ہوں تو کیا میرے لیے انہیں (یعنی لڑکی اور اس کے والدین کو) بتائے بغیر واپسی پر طلاق دے دینے کی نیت سے وہاں شادی کرنا جائز ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس میں کوئی حرج نہیں کہ اگر انسان سفر کی جگہ میں شادی کرلے اور اس کی نیت ہو کہ وہ واپسی پر اسے طلاق دے دے گا۔جمہور اہل علم اسی کے قائل ہیں بعض علماء نے اس مسئلے میں توقف سے کام لیا ہے اور اس بات سے ڈرے ہیں کہ کہیں یہ متعہ کی قسم ہی نہ ہو لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ نکاح متعہ میں معلوم مدت کی شرط لگائی جاتی ہے کہ وہ فلاں عورت سے شادی کرے گا اور پھر ایک ماہ یا دو ماہ بعد اسے طلاق دے دے گا اور پھر ان کے درمیان کوئی نکاح نہیں ہو گا۔ جبکہ مطلق شادی میں ایسی کوئی شرط نہیں ہوتی البتہ صرف نیت یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے شہر کی طرف واپس جاتے وقت اسے طلاق دے دے گا اس لیے یہ متعہ نہیں اور اس لیے بھی کہ اس صورت میں بعض اوقات وہ عورت کو طلاق دے دیتا ہے اور بعض اوقات اس میں رغبت رکھتا ہے (اور اسے طلاق نہیں دیتا) لہٰذا جمہور اہل علم کی رائے کے مطابق صحیح یہی ہے کہ یہ متعہ نہیں اور بعض اوقات لوگ اس کے محتاج بھی ہوتے ہیں وہ اس طرح انسان کبھی اپنے نفس پر کسی فتنہ (زنا وغیرہ) میں مبتلا ہو جانے سے خائف ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے کوئی مناسب عورت میسر فرما دیتا ہے اور وہ اس سے شادی کر لیتا ہے لیکن اس کی نیت یہ ہوتی ہے کہ جب اس کا (اپنے ملک) واپسی کا ارادہ ہو گا تو وہ اسے طلاق دے دے گا کیونکہ وہ اس کے ملک کے لیے موزوں نہیں یا کسی اور وجہ سے تو یہ چیز صحت نکاح میں کوئی رکاوٹ نہیں اور اس لیے بھی کہ یہ نیت بعض اوقات بعد میں تبدیل بھی ہو جاتی ہے وہ اس طرح کہ مرد عورت میں رغبت رکھتا ہے اور اسے بھی اپنے ملک ساتھ ہی لے جاتا ہے اور اس کی نیت اسے کوئی نقصان نہیں دیتی۔ اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔ (شیخ ابن باز)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

سلسلہ فتاویٰ عرب علماء 4

صفحہ نمبر152

محدث فتویٰ